سوال

(111) شیعہ تبرائی کے یہاں سے شادی میں کھانا کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں شیعہ تبرائی کے یہاں شادی وبیاہ وکھانا پینا جائز ہے یا نہیں ؟

قرآن وحدیث سے مدلل اور فقہ کی عبارت سے مشرع ہو۔ بینوتوجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیعہ کے کافر ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء ان کے بعض کفری عقائد کی وجہ سے ان کو کافر کہتے ہیں اور بعض ان کو بتدع اور اہل ہوی قرار دیتے ہیں۔ شیعہ خارج عن الاسلام ہوں یا بتدع واہل ہوی بہر صورت ان کے ساتھ نکاح وغیرہ کے تعلقات نہیں قائم کرنے چاہئیں۔

اسلام ایسے گروہ (جو مسلمانوں کا اوران کو بزرگوں کا دشمن ہے اوران کو مومن نہیں سمجھتا اورقرآن کریم کے غیر محفوظ ہونے کا قائل ہے) شادی بیاہ سلام وکلام کھانے پینے کے تعلقات قائم کرنے کی اجازت نہین دیتا۔ سوچنے کا مقام ہے ایک مسلمان جس کے دل رسوال اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے اصحاب کرام سے الفت ومحبت ہے وہ جان نثار ان رسول کو سب وستم کرنے والے فاسق شخص کے ساتھ مناکحت ومواکلت ومجالست ومخالطت ومصاحبت کیوں کر گوارہ ہوسکتا ہے ارشاد ہے : وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا (سورة :113) اورارشاد ہے : فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (سورۃالانعام :68) اورابن ماجہ میں حضرت حذیفہ سے مرفوعا روایت ہے : عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا، وَلَا صَلَاةً، وَلَا صَدَقَةً، وَلَا حَجًّا، وَلَا عُمْرَةً، وَلَا جِهَادًا، وَلَا صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا، يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ» اورطبرانی میں حضرت ابن عباس سے اوربزار میں حضرت ثوبان سے مرفوعا مروی ہے : من احدث حدثا اوآوی محدثا فعلیه لعنة اللہ والملائكة والناس اجمعين لايقبل اللہ صرفا ولاعدلا اورترمذی اوبوداودومیں حضرت عبداللہ مسعود سے مرفوعا سے روایت ہے : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ {عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ}

اورترمذی وابوداودوابن ماجہ میں حضرت نافع سے مروی ہے : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ فِي أُمَّتِي - الشَّكُّ مِنْهُ - خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ»

اورامام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں : (أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخذف ثم تخذف لاأكلمك أَبَدًا) فِيهِ هِجْرَانُ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْفُسُوقِ وَمُنَابِذِي السُّنَّةِ مَعَ الْعِلْمِ وَأَنَّهُ

يَجُوزُ ہِجرَانُہُ دَائِمًا وَالنَّہیُ عَنِ الہِجرَانِ فَوقَ ثَلَاثَۃِ أَیَّامٍ إِنَّمَا ہُوَ فِیمَن ہَجَرَ لِحَظِّ نَفسِہِ وَمَعَایِشِ الدُّنیَا وَأَمَّا أَہلُ البِدَعِ وَنَحوُہُم فَہِجرَانُہُم دَائِمًا وَہٰذَا الحَدِیثُ مِمَّا یُؤَیِّدُہُ مَعَ نَظَائِرَ لَہُ کَحَدِیثِ کعب بن مالک وغیرہ۔ مکتوب

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر **2**۔ کتاب النکاح

صفحہ نمبر **242**

محدث فتویٰ